

117677-خاوند نے بیوی کو قسم دے کر کہا کہ اگر تم نے بہنوں سے بات کی تو تمہیں طلاق اور بیوی نے بغیر ارادہ و قصد بہنوں سے کلام کر لی

سوال

میں شادی شدہ ہوں اور میرے خاوند نے قسم اٹھائی کہ میں اپنے بہنوں سے بات نہ کروں، تو کیا یہ حلال ہے؟

یہ علم میں رہے کہ میرے بہنوں نے میری بہن کو ایک بار کہا کہ اپنی بہن کو سلام کہنا، میری بہن نے مجھے اس کے بارہ میں بتایا اور میں نے سلام کا جواب دیا کیا طلاق واقع ہو گئی، اور ایک بار میں نے اپنے بہنوں سے بغیر ارادہ بات بھی کر لی تو کیا اس سے طلاق واقع ہو جائیگی؟

پسندیدہ جواب

اول:

اگر آپ کے خاوند کا قسم اٹھانا کہ تم اپنے بہنوں سے کلام نہ کرو یہ طلاق کی قسم تھی مثلاً اس نے کہا: تم اس سے بات نہ کرنا وگرنہ مجھ پر طلاق، یا اس نے اس پر طلاق کو معلق کرتے ہوئے کہا: اگر تم نے اپنے بہنوں سے بات کی تو تمہیں طلاق یا تم طلاق یافتہ ہوگی۔

چنانچہ اگر تو خاوند کا آپ کو اپنے بہنوں سے بات چیت کی ممانعت کرنے کا سبب واضح ہو مثلاً وہ شخص یعنی آپ کا بہنوں سے بات چیت کرتے وقت اپنی کلام پر کنٹرول نہیں کرتا، یا پھر بات لمبی اور ایسی ہوتی ہو جو آپ کے خاوند کو پسند نہیں، یا پھر بہنوں کا آپ سے بات چیت کرنے میں خرابی کا باعث ہو تو پھر آپ کے خاوند کے لیے آپ کو کلام کرنے سے روکنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ خود بھی آپ کی بہن سے کلام کرتا ہو۔

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آپ اپنے بہنوں کے لیے ایک اجنبی عورت کی حیثیت رکھتی ہیں، اس لیے آپ کے لیے بہنوں کے سامنے بے پردہ ہونا حلال نہیں اور نہ ہی چہرہ نگار رکھ سکتی ہیں، اور اسی طرح آپ کے لیے اس کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

آپ کو چاہیے کہ آپ بہنوں کے ساتھ کلام کرتے وقت کنٹرول کریں کہ بات لمبی نہ ہو اور نہ ہی اس میں نرم لہجہ ہو کہ لہجہ لہجہ کر بات کریں اور ہنس کر بات کو آگے بڑھائیں اور پھر بغیر ضرورت اس سے کلام مت کریں؛ کیونکہ وہ باقی اجنبی مردوں کی طرح آپ کے لیے ایک اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے۔

دوم:

اس قسم یا طلاق معلق کرنے میں تفصیل پائی جاتی ہے:

اگر خاوند کا قصد ہو کہ آپ نے اپنے بہنوں سے کلام کی تو آپ کو طلاق، تو آپ کا اپنے بہنوں سے بات چیت کرنے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی۔

اور اگر خاوند کا صرف آپ کو بہنوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع کرنا مقصد ہو تو اور طلاق واقع کرنے کا مقصد نہ ہو تو یہ قسم ہوگی، اگر چاہے تو آپ کو اس کی اجازت دے کر اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی تفصیل اختیار کی ہے اور اہل علم کی ایک جماعت کا فتویٰ بھی یہی ہے، لیکن جمہور اس تفصیل کے قائل نہیں، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اگر بات چیت کی تو طلاق واقع ہو جائیگی اور اس میں قسم اٹھانے والے کی نیت نہیں دیکھی جائیگی۔

مزید آپ سوال نمبر (39941) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوم:

اگر آپ نے اپنے ہونئی سے کلام کی اور آپ کو اپنے خاوند کی قسم یاد نہ تھی تو راجح قول کے مطابق طلاق واقع نہیں ہوگی، شافعیہ کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور المرادوی نے بھی اسے ہی صحیح کہا ہے "انتہی

دیکھیں: الانصاف (114/9)۔

شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"(اور اسی طرح) اگر کسی (غیر کے) فعل پر طلاق و معلق کی بیوی یا کسی اور کے اور اس نے اس سے (اسے منع کرنے کا ارادہ کیا) یا پھر اسے ابھارا (اور وہ ان میں شامل ہو جس کی پرواہ کی جائے) تو اس کے معلق کرنے پر وہ اس میں دوستی وغیرہ کی بنا پر اس کی مخالفت نہ کرے (اور اسے اس کے معلق کرنے کا علم ہو اور اور غیر نے بھول کر یا پھر جہالت کی حالت میں یا جبر کی حالت میں اسے کو کر لیا) انتہی

دیکھیں: اسنی المطالب (301/3)۔

اور ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جب اس نے طلاق کی قسم اٹھائی کہ وہ خود یا کوئی دوسرا اس عمل کو کرے تو اس نے وہ عمل بھول کر یا پھر جبر کی حالت میں کر لیا، یا اختیار کی حالت میں اس عمل کو جہالت کے ساتھ کر لیا، حکم سے جاہل نہیں اس کے خلاف جس کو وہم ہو تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی کیونکہ سابقہ حدیث میں بیان ہوا ہے:

"یقیناً اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے میری امت سے بھول چوک اور خطا و نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے"

یعنی ان تین امور میں ان کا مواخذہ نہیں ہوگا.. اور اسی طرح اگر اس نے کسی دوسرے شخص جس کی پرواہ کی جائے کے عمل پر معلق کیا تو بھی قسم نہیں ٹوٹے گی، کہ وہ اس معاملہ میں دوستی یا پھر جہالت اور مروت کی بنا پر مخالفت نہیں کریگا، اور اس سے اس کا مقصد اسے روکنا یا پھر کسی بات پر آمادہ کرنا ہو، اور اسے معلق کردہ کا علم بھی ہو تو دوسرے نے بھول کر یا جہالت کی حالت میں یا جبر کی حالت میں وہ عمل کر لیا تو قسم نہیں ٹوٹے گی "انتہی

دیکھیں: الفتاویٰ الفقہیۃ الکبریٰ (178/4)۔

مزید آپ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتاویٰ (47/22) ضرور دیکھیں۔

سوم:

آپ کی بہن کا آپ کو بہنوئی کی سلام پہنچانا اور آپ کا اس کی سلام کا جواب دینا یہ بہنوئی سے بات چیت اور کلام شمار نہیں ہوتا، اس لیے آپ کو کوئی نقصان نہیں دیگا، آپ کو چاہیے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنے خاوند سے رجوع کریں کہ اس نے آپ کو کس چیز کی اجازت دی ہے اور کس چیز سے منع کیا ہے، اور اس نے قسم میں کیا نیت کی تھی۔

کیونکہ نیت الفاظ کو مخصوص کرتی ہے، ہو سکتا ہے اس نے آپ کو کچھ وقت کے لیے بات چیت کرنے سے منع کیا ہو مستقل طور پر نہیں، یا پھر ہر حالت میں نہیں بلکہ کسی حالت میں، یا وہ چاہتا ہو کہ آپ بہنوئی سے لمبی اور لمک لمک کر کلام نہ کریں، اور سلام وغیرہ سے منع نہ کیا ہو جو کلام پیش کی جاتی ہے۔

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے گھر اور خاندان کی حرص رکھیں، اور اپنے بہنوئی سے بالکل کلام مت کریں، اور ہر اس عمل سے اجتناب کریں جو آپ کے لیے اس میں واقع ہونے کا سبب بن سکتا ہو، اور پھر جب آپ کا خاوند ایسا کرنے سے روکتا ہے، اور یہ نہ ہو کہ کہیں طلاق ہی ہو جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنے خاوند کے بارہ میں حسن ظن رکھیں اور اس کے لیے کوئی عذر تلاش کر لیں، ہو سکتا ہے اس کا کوئی ایسا سبب ہو جس کی بنا پر اس نے ایسا کیا ہے۔

اور اسی طرح ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے بہنوئی کے سامنے مکمل شرعی پردہ کر کے آیا کریں، اور اسی طرح اپنے خاوند کے بھائیوں کے سامنے بھی مکمل پردہ کریں کیونکہ یہ سب آپ کے لیے ایک اجنبی مرد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو مزید صحیح اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

واللہ اعلم۔